۴۔ بجانا (ساز)

سازوں کا تعارف:

سارہ ایک اچھی لڑکی تھی۔ اس میں کئی خوبیاں تھیں۔وہ ہمیشہ پرسکون رہتی تھی۔کسی سے زیادہ باتیں نہیں کرتی تھی۔کھیلتی بھی نہیں تھی۔ وہ مسلسل کچھ نہ کچھ سوچتی رہتی تھی۔اسے پتوں کی سر سراہٹ سننا پسند تھا۔پانی کی بوندوں کی ٹپ ٹپ ہو یا درختوں پرٹھونگیں مارنے والے پرندوں کی ٹھک ٹھکاہٹ۔وہ یہ آوازیں خوب دل لگا کرسنتی تھی۔ جانوروں کے گلے میں بجنے والی چھوٹی چھوٹی گھنٹیوں کی ٹن ٹن اوراسکول کے گھنٹے اورمندر کے گھنٹے کی ٹھنٹھناہٹ کی اونچی آواز کیسے آہنگ پیدا کرتی ہے، وہ اس تعلق سے بھی غور وفکر کرتی۔وہ یہ نہیں سمجھ پاتی تھی کہ مختلف چیزوں کے ایک دوسرے سے ٹکرانے کی وجہ سے کس طرح ایک مخصوص قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

یہی سوال لے کر وہ اپنی اسکول میں موسیقی کی تعلیم دینے والی میڈم کے پاس گئی۔ میڈم نے اسے بہت اچھے طریقے سے سمجھایا۔انھوں نے کہا، دیکھوسارہ!

- ہوا کی مدد سے بجائے جانے والے سازوں کو ’پھونک والے ساز‘ کہتے ہیں۔
- چمڑا چڑھائے ہوئے سازوں کو’ضرب لگا کر بجائے جانے والے ساز‘ کہتے ہیں۔
- جن سازوں میں تار جُڑے ہوتے ہیں انھیں ’تار والے ساز‘ کہتے ہیں۔
- بھاری چیزوں کے ایک دوسرے پرضرب لگانے سے پیدا ہونے والے سازوں کو’ٹکرا کر بجانے والے ساز‘ کہتے ہیں۔

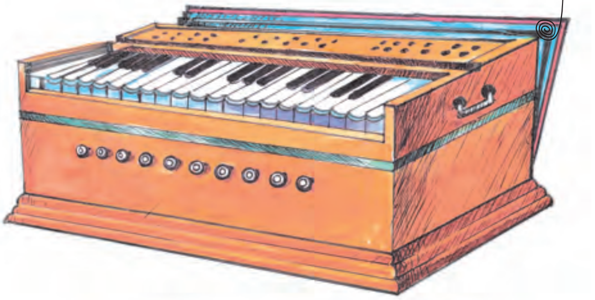

ان میں تاشہ، جھانج، چپڑیا، لیزم، ٹپری، گھنٹا، ٹرائنگل، خنجری وغیرہ ساز شامل ہیں۔

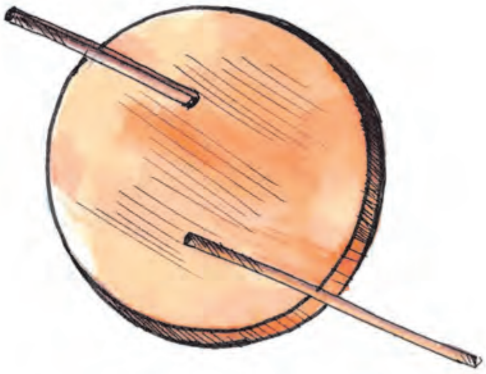

ٹھہرے ہوئے پانی میں کنکر پھینکنے سے جس طرح ترنگیں پیدا ہوتی ہیں اسی طرح ان سازوں سے بھی آواز کی لہریں نکلتی ہیں۔ آواز کی ان لہروں کی وجہ سے ہمیں ان سازوں سے آواز نکلتی سنائی دیتی ہے۔ ان سازوں کی خاصیت یہ ہے کہ ان پر ضرب لگانے سے آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔'

یہ معلومات دیتے ہوئے میڈم سارہ کو میوزک کلاس میں لے گئیں۔ پورا کمرہ مختلف قسم کے سازوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہاں سارہ کو یہ سارے ساز دیکھنے کو ملے۔ طبلہ، ہارمونیم، ڈھولکی، سِتار، بانسری، ٹاڑ، جھانج، ٹپری، خنجری، لیزم، وائیلن، تُنتاری، شنکھ، شہنائی، سارنگی وغیرہ۔

باپ رے! ان تمام سازوں کے نام یاد رہیں گے؟ دوستو! چلو، دیکھیں کہ ہم تصویر میں دکھائے ہوئے سازوں کے نام پہچان سکتے ہیں یا نہیں۔

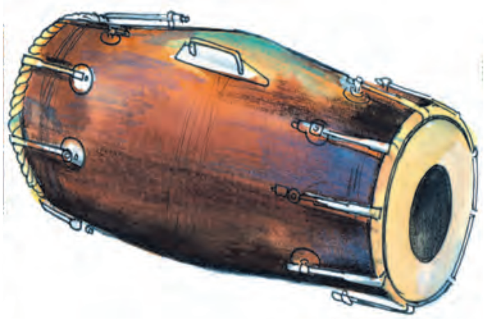

♦ تصویر میں دِکھائے ہوئے سازوں کا مشاہدہ کرکے طلبہ کو ان کے نام بتائیں۔ ممکن ہو تو انھیں ان سازوں کو ہاتھ لگانے دیں۔ طلبہ کو ساز گھر میں موجود سازوں کا تعارف کروائیں۔